Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۸ | ۱۳ ربیع الاوّل ۱۳۹۲ھ ۲۶ شہادت ۱۳۵۱ھش ۲۶ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۹۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اور صدقہ و خیرات سے سخت خطرناک حالات بھی بعض دفعہ ٹل جایا کرتے ہیں

اگر معلّق تقدیر کوئی شے نہیں ہے اور جو کچھ ہے مبرم ہی ہے تو پھر دفع بلا کیوں ہو جاتا ہے؟

"تجربہ اِس بات پر شاہد ہے کہ بعض دفعہ سخت خطرناک صورتیں پیش آتی ہیں اور انسان بالکل مایوس ہو جاتا ہے لیکن دعا و صدقات و خیرات سے آخر کار وہ صورت ٹل جاتی ہے۔ اگر معلّق تقدیر کوئی شئے نہیں ہے اور جو کچھ ہے مبرم ہی ہے تو پھر دفع بلا کیوں ہو جاتا ہے؟ بعض ارادے الٰہی صرف اِس لئے ہوتے ہیں کہ انسان کو ایک حد تک خوف دلایا جاوے اور پھر صدقہ و خیرات جب وہ کرے تو وہ خوف دور کر دیا جاوے، دعا کا اثر مثل نر و مادہ کے ہوتا ہے کہ جب وہ شرط پوری ہو اور وقت مناسب مل جاوے اور کوئی نقص نہ ہو تو ایک امر مل جاتا ہے۔ اور جب تقدیر مبرم ہو تو پھر ایسے اسباب دعا کی قبولیت کے بہم نہیں پہنچتے۔ طبیعت تو دعا کو چاہتی ہے مگر توجہ کامل میسّر نہیں آتی اور دِل میں گداز پیدا نہیں ہوتا۔ نماز سجدہ وغیرہ جو کچھ کرتا ہے اس میں بدمزگی پاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجام بخیر نہیں اور تقدیر مبرم ہے ....

تقدیر مبرم کی دو اقسام ہیں۔ ایک مبرم حقیقی اور ایک مبرم غیر حقیقی۔ جو مبرم حقیقی ہے وہ تو کسی صورت سے ٹل نہیں سکتی ہے جیسے کہ انسان پر موت آتی ہے۔ اب اگر کوئی چاہے کہ اس پر موت نہ آوے اور یہ قیامت تک زندہ رہے تو یہ نہیں ٹل سکتی۔ دوسری غیر حقیقی وہ ہے جس میں مشکلات اور مصائب انتہائی درجہ تک پہنچ چکے ہوں اور قریب قریب ٹلنے کے نظر آویں اس کا نام مجازی طور پر مبرم رکھا گیا ہے ورنہ حقیقی مبرم تو ایسی ہے کہ اگر کل انبیاء بھی مل کر دعا کریں کہ وہ ٹل جاوے تو وہ ہرگز نہیں ٹل سکتی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۸۷، ۸۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ر شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جہلم سے آمدہ ۲۲ر شہادت کی اطلاع مظہر ہے کہ کسی قدر ضعف کی شکایت اور پیٹ میں تکلیف ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۳ر شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سر درد کی وجہ سے تا حال بہت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ سے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی بیماری کی کیفیت میں ہنوز کوئی فرق نہیں پڑا ہے اور حالت تاحال بہت باعثِ تشویش ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ ہمارا شافیٔ مطلق خدا اپنے دستِ شفاء سے آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ڈاکٹر کریم اللہ زیروی پی ایچ ڈی ایسوسی ایٹ پروفیسر آف فارما کالوجی پہلوی یونیورسٹی شیراز کو مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۷۲ء صبح ۹ بجے لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خالد محمود نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ ولادت بہت بہت مبارک کرے اور ہم سب کے لئے عزیز کو قرۃ العین بنائے لمبی صحت والی مبارک زندگی عطا کرے۔ آمین

(ملک سیف الرحمٰن، جامعہ احمدیہ ربوہ)

ہماری راحت، ہمارا سکون اور ہماری جنّت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے اور اِس سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دُنیا میں کوئی ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے ....

پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت۔ یہ ہے ایک مسلمان کی شان اور یہ ہے ایک احمدی کا طرّۂ امتیاز۔ اِس لئے تم محنت کرو۔ محنت کرو۔ کیونکہ اِسی میں ہماری راحت، اِسی میں ہمارا سکون اور یہی ہماری جنّت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ر ہجرت ۱۳۵۱ہش / ۱۹ر مئی ۱۹۷۲ء)

لازمی چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرما دیں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ر شہادت ۱۳۵۳ہش

اللہ کے دشمن اور اُن کا عبرتناک انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گناہوں پر دلیری کا اصل سبب اس امر کو قرار دیا ہے کہ گناہوں میں ملوّث ہونے والے خدا تعالیٰ کو علیم و خبیر نہیں سمجھتے۔ وہ اس بدظنی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ نعوذ باللہ خدا کو ہر بات کا علم نہیں ہے۔ وہ اس بات کی فکر تو رکھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو ان کے گناہوں کا علم نہ ہو۔ اور اس امر کا سرے سے کوئی خیال ہی نہیں کرتے کہ خدا سے کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اگر دوسرے لوگ دیکھ رہے ہوں تو وہ ان کے سامنے گناہوں کے ارتکاب سے مجتنب رہتے ہیں لیکن جب وہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہو کر گناہوں کا ارتکاب کر رہے ہوتے ہیں تو انہیں بھولے سے بھی یہ خیال نہیں آتا کہ خدائے علّام الغیوب اور سمیع و بصیر انہیں دیکھ رہا ہے ان کے گناہ اور بُرے افعال اس سے پوشیدہ رہ ہی نہیں سکتے۔ وہ تو انسانی قلوب و اذہان میں پیدا ہونے والے خیالات اور ارادوں تک سے پہلے ہی سے واقف ہوتا ہے۔ اس کے علم نے پوری کائنات کی ہر شئے حتیٰ کہ ماضی اور حال ہی نہیں مستقبل کا بھی احاطہ کیا ہوا ہے۔ کوئی بات بھی اُس کے احاطہ علم سے باہر ہو ہی نہیں سکتی۔ ان کی جہالت اور بدظنی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ نعوذ باللہ خدا سے پوشیدہ طور پہ گناہوں کا ارتکاب کر کے اس کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس جہالت اور بدظنی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِىْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (حٰم السجدہ آیات ۲۳، ۲۴)

ترجمہ:۔ اور تم اپنے عیب اس خوف سے نہیں چھپایا کرتے تھے کہ کہیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہارے خلاف گواہی نہ دے دیں (تم تو دوسرے لوگوں کی انگشت نمائی کے ڈر سے ایسا کرتے تھے) بلکہ تم کو یقین تھا کہ اللہ کو تو بہت سی باتوں کا علم ہی نہیں (اور کوئی شخص ہمارے خلاف گواہی دینے والا ہے نہیں، بس اسی وجہ سے چوری چھپے گناہ کرنے پر تم دلیری کرتے تھے) اور یہی وہ بدظنی تھی جو تم نے اپنے رب کے متعلق کی جس نے تم کو ہلاک کر دیا اور تم ہر طرح نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔

ایسے لوگ جو خدا کو سمیع البصیر اور علّام الغیوب نہیں سمجھتے فی الحقیقت خدا کی ہستی کے ہی منکر ہوتے ہیں۔ ایمان باللہ سے متعلق ان کا زبانی اقرار محض ایک دکھاوا اور خود اُن کے نفس کا ایک دھوکا ہوتا ہے۔ یہ بدظنی انہیں اس ناقص اور ادھورے ایمان باللہ پہ بھی قائم نہیں رہنے دیتی اور انہیں پورا بے ایمان کر کے چھوڑتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بدظنی کی انتہائی مضرت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

" انسان کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنے سے بچے کیونکہ اس کا انجام آخر میں تباہی ہوا کرتا ہے جیسے فرمایا وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِىْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (۲۴/۱۷) اس لئے سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنا اصل میں بے ایمانی کا بیج بونا ہے جس کا نتیجہ آخر کار ہلاکت ہوا کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد دہم ص۹)

خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنے والوں کا ہلاک شدہ اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہونا اس بات سے ہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا دشمن قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خاص اس نوع کی بدظنی کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (حٰم السجدہ آیات ۲۰ تا ۲۲)

ترجمہ:۔ اور جس دن اللہ کے دشمن زندہ کر کے آگ کی طرف لے جائے جائیں گے تو انکو مختلف درجوں میں تقسیم کر دیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے! اُن کے کان اور ان کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے اُن کے عمل کی وجہ سے اُن کے خلاف گواہی دیں گے اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ ان کے چمڑے جواب میں کہیں گے ہم سے اُسی خدا نے کلام کروایا ہے جس نے ہر چیز سے کلام کروایا ہے اور اس نے تم کو پہلی دفعہ بھی پیدا کیا تھا اور ایک دفعہ پھر تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

بلاشبہ اللہ کے یہ دشمن وُہی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ لوگ دوسروں کی انگشت نمائی کے خوف سے چھُپ چھُپ کر گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور خدا کے متعلق اس بدظنی میں مبتلا ہیں کہ گویا لوگوں کی طرح نعوذ باللہ خدا کو بھی ان کے گناہوں کے ارتکاب کا کوئی علم نہیں ہو سکے گا۔ خدا تعالیٰ خود ان کی آنکھوں، ان کے کانوں اور ان کے چمڑوں سے ان کے خلاف گواہی دلا کر اُن کا مجرم ہونا ان پر ثابت کر دکھائے گا۔ ظاہر ہے جسے خدا اپنا دشمن گردانے اس سے بڑھ کر خسارہ پانے اور نقصان اُٹھانے والا اور کون ہو سکتا ہے۔

آج دنیا میں جس دیدہ دلیری اور بیباکی سے گناہوں کا ارتکاب ہو رہا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ایسے لوگ نہ خدا کو سمیع و بصیر مانتے ہیں اور نہ علّام الغیوب۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ پوشیدہ طور پہ گناہوں کا ارتکاب کر کے نعوذ باللہ خدا کو دھوکا دینے میں کامیاب ہو جائیں گے اور سزا سے بچ رہیں گے۔ یہ جہالت اور بدظنی کی انتہا ہے اور اس کا انجام دنیا اور آخرت میں عذاب کے سوا اور کچھ نہیں ہے العیاذ باللہ۔

درخواست دعا

۱۔ عاجز اپنی بائیں آنکھ کا موتیا کا آپریشن کرانے کی غرض سے لاہور جا رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ آپریشن کامیابی سے ہو، اور مولیٰ کریم اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (ظہور حسین سابق مبلغ بخارا)

۲۔ برادرم ڈاکٹر احسان علی صاحب ۷ میکلوڈ روڈ لاہور کو اچانک ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے۔ وہ میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے صحتیابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(سردار رحمت اللہ دارالرحمت ربوہ)

۳۔ مکرم ملک احمد حسن صاحب پٹواری مال حلقہ کھڑکن کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۴۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مغربی افریقہ واٹلی ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق مخالفین کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا جواب

آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا ۔ دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد

(۳)

اب میں وہ معنے بیان کرتا ہوں جو جماعت احمدیہ تسلیم کرتی ہے اور جن معنوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ کا اظہار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبیوں کی مہر ہیں یا کمالات نبوت آپ پر ختم ہیں اور یہ کوئی جدید معنی نہیں بلکہ یہ معنی قرآن کریم حدیث اور بزرگان دین سے ثابت ہیں چنانچہ خاتم بفتح التاء کے معنی اس آلہ کے ہیں جو دوسری چیزوں پر نقش پیدا کرے اور اس نقش کے لئے بطور اصل کے ہو جسے ہماری زبان میں مہر کہتے ہیں

چنانچہ مفردات راغب میں لکھا ہے

الختم والطبع یقال بوجہین مصدر ختمت و طبعت و ھو تاثیر الشئ کالنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل علی شئ۔

یعنی حقیقی طور پر لفظ ختم دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے اول مصدری معنی جیسے مہر اور انگوٹھی کا نقش پیدا کرنا دوم حاصل شدہ نقوش۔

حدیث میں بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کو جو خطوط لکھوائے تو صحابہ کے مشورہ سے آپ نے ایک "خاتم" تیار کروائی جس میں "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کندہ تھے حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

اتخذ خاتما من فضة

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی خاتم یعنی مہر بنوائی۔

مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی نے آیت خاتم النبیین کا ترجمہ یوں لکھا ہے۔

"محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے مہر ہیں"

(ترجمۃ القرآن مطبوعہ بجنور)

مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے خاتم کے معنی مہر کے ہی کئے ہیں چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاتم بفتح التاء کا اثر اور فعل مختوم علیہ میں ہوتا ہے ایسے ہی موصوف بالذات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے۔ حاصل مطلب آیت کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوت معروفہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کی نسبت حاصل نہیں پر ابوت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیا کی نسبت سے بھی حاصل ہے"۔

(تحذیر الناس صـ)

تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے ت کی زبر کی صورت میں اس کے یہ معنی ہیں کہ "آپ نبیوں کی مہر بن گئے"۔

ان حوالہ جات سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ لفظ خاتم بفتح التاء کے معنی مہر کے ہیں اور یہ لفظ النبیین جمع مذکر سالم کی طرف مضاف ہے اس مرکب اضافی یعنی خاتم النبیین کے معنی ہیں "نبیوں کی مہر" چونکہ اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو مہر قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس سے واضح طور پر یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ جو خوبیاں مہر میں ہوتی ہیں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں پائی جاتی ہیں۔

مہر کی پہلی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ ان تمام حروف کی جامع ہوتی ہے جن کا نقش پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے اس اعتبار سے نبیوں کی مہر سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا جامع ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے:۔

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

دوسری خوبی مہر میں یہ ہوتی ہے کہ جس جگہ وہ لگائی جاتی ہے وہاں وہ تمام نقوش پیدا کر دیتی ہے۔ جو اس میں کندہ ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے مہر بمنزلہ والد اور اصل کے ہوتی ہے اور اس کے لگانے سے جو اثر پیدا ہوتا ہے وہ بمنزلہ مولود اور ظل کے ہوتا ہے اور یہ ظل اصل کے لئے بطور شاہد ہے اور اصل اس کا مشہود ہے۔ اسی بناء پر بزرگان امت نے تحریر فرمایا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا مظہر ہوگا اور جو تاریکی کے زمانہ آئے گا جس پر خاتم النبیین کا پورا پرتو پڑے گا۔ اور اس وجہ سے وہ تمام انبیاء کے اوصاف کا مظہر ہوگا۔

چنانچہ بحار الانوار میں امام باقرؒ فرماتے ہیں:۔

یقول المھدی یا معشر الخلائق الا ومن اراد ان ینظر الی ابراھیم و اسمٰعیل فھا انا ذا ابراھیم و اسمٰعیل الا ومن اراد ان ینظر الی موسیٰ و یوشع فھا انا ذا موسیٰ و یوشع الا ومن اراد ان ینظر الی عیسیٰ و شمعون فھا انا ذا عیسیٰ و شمعون الا ومن اراد ان ینظر الی محمد فھا انا ذا محمد۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲)

یعنی امام مہدی علیہ السلام حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل حضرت موسیٰ حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ہوں گے۔ اسی طرح حضرت محی الدین ابن عربی کے ایک قول کی تشریح میں شرح فصوص الحکم میں لکھا ہے:۔

ان المھدی الذی یخرج فی آخر الزمان یکون جمیع الانبیاء تابعین لہ فی العلوم والمعارف لان قلبہ قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی مہدی جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا تمام انبیاء علیہم السلام علوم و معارف میں اس کے تابع ہوں گے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا اور اس کا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہے یعنی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔

تیسری خوبی مہر میں یہ پائی جاتی ہے کہ جو کاغذ اس کے نیچے آتا ہے وہی اس کا نقش قبول کرتا ہے اور جو ادھر ادھر رہ جاتا ہے وہ کچھ بھی اثر قبول نہیں کرتا پس اس اعتبار سے خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوگا کہ جو آپ کی کامل اطاعت کرے گا وہ نبیوں کے نقوش قبول کرے گا لیکن جو آپ کا اطاعت گذار نہ ہوگا وہ کوئی روحانی مقام حاصل نہ کر سکے گا چنانچہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ خاتم النبیین بیان کرنے کے بعد فرمایا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت مومنوں کے لئے بڑی بشارت ہے اور وہ یہ کہ ان کو فضل کبیر دیا جائے گا۔ اس فضل کبیر کی جو بشارت دی گئی۔ اس کا ذکر خدا تعالیٰ نے سورۃ نساء میں یوں بیان فرمایا ہے

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ان لوگوں میں سے ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی نبی صدیق شہید صالح اور ان کو رفاقت حسنہ حاصل ہوگی یعنی انعام یافتہ لوگوں کے ہم مرتبہ ہوں گے یہ وہ فضل ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے امت کو حاصل ہوگا اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اللہ جل شانہ نے آنحضرت کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے" (حقیقۃ الوحی ص۹۷)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بابت فرمایا:۔

لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا

(ابن ماجہ کتاب الجنائز) یعنی میرا بیٹا ابراہیم اگر زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح امام ابن حجر ہیثمی نے اپنی کتاب فتاویٰ حدیثیہ میں ذیل کی حدیث درج کی ہے:۔

عن علی ابن ابی طالب لما توفی ابراھیم ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی امہ ماریہ وجاءتہ وغسلتہ و کفنتہ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخرج معہ الناس فدفنہ وادخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی قبرہ وقال اما واللہ انہ لنبی ابن نبی۔

حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ جب ابراہیم (فرزند رسولؐ) وفات پا گیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی والدہ ماریہ کو بلا بھیجا وہ آئیں اور اسے غسل دیا اور کفن پہنایا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے لے کر نکلے اور لوگ بھی آپکے ساتھ نکلے اور آپ نے اسے دفن کیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی قبر میں داخل کیا اور فرمایا

"خدا کی قسم یہ ضرور نبی ہے اور نبی کا بیٹا ہے"

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۸)

امام ملّا علی قاری فرماتے ہیں:۔

"اگر صاحبزادہ ابراہیم زندہ ہوتے تو نبی ہو جاتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع اُمّتی نبی ہوتے اور یہ خاتم النّبیین کے خلاف نہیں ہے کیونکہ خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپکی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی اُمّت میں سے نہ ہو۔"

(موضوعات کبیر صفحہ ۹۸)

اِس حدیث سے ایک دوسری حدیث جس میں حضورؐ نے فرمایا ہے

لانبیّ بعدی

یعنی میرے بعد نبی نہیں حل ہو جاتی ہے کہ اس دوسری حدیث میں ایسے نبیوں کی آمد کی ممانعت ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع اور امّتی نہ ہوں۔ ایسے نبی نہیں آسکتے البتہ آپ کا متبع نبی آسکتا ہے۔ اسی لئے بزرگانِ اُمّت نے لکھا ہے کہ حدیث لانبیّ بعدی کے معنی ہیں لامشرّع بعدی۔ قرآن کریم اور حدیث سے کوئی ایک حوالہ بھی نہیں مل سکتا جس میں یہ لکھا ہو کہ آپ کا اُمّتی نبی نہیں ہو سکتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی دروازہ پر لکھا ہو کہ "بغیر اجازت اندر آنا منع ہے" تو اس کا یہی مطلب سمجھا جاتا ہے کہ یہ اعلان غیروں کے لئے ہے اپنوں کے لئے نہیں۔ یہاں سے ان لوگوں کی غلطی بھی واضح ہو جاتی ہے جو یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد نیا نبی پیدا نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایک من گھڑت تاویل ہے۔ قرآن کریم میں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے جس کے معنی نیا یا پیدا ہونے کے کئے جا سکیں۔ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور حضورؐ نے ان کے متعلق فرمایا نبیّ ابن نبیّ۔

خاتم کے دوسرے معنی علامہ آلوسیؒ نے آخری نبی کئے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ ان معنوں کو بھی تسلیم کرتی ہے لیکن عوام الناس آخری نبی کا جو یہ مفہوم لیتے ہیں کہ آپ کا ظہور سب نبیوں سے آخر میں ہوا درست نہیں ہے کیونکہ یہ مفہوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے موجبِ فضیلت نہیں ہو سکتا جیسا کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی بھی فرماتے ہیں:۔

"عوام کے نزدیک خاتم بایں معنی کہ آپ آخری نبی ہیں لیکن اہلِ فہم پر روشن ہے کہ تاخرِ زمانی بالذات فضیلت کی چیز نہیں"

چونکہ آخری نبی کا یہ مفہوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح کے منافی ہے اِس لئے ہمارے نزدیک بھی درست نہیں۔

جماعتِ احمدیہ اِس بارہ میں یہ کہتی ہے کہ لفظ اوّل اور آخر کی حقیقت سمجھنے کے لئے نسبت کی ضرورت ہوتی ہے یعنی جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص اوّل آیا تو ہمیں دریافت کرنا پڑے گا کہ کس سے اوّل۔ اور یہی لفظ آخر کا حال ہے کہ کس سے آخر۔ قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قوسِ الوہیت اور قوس بشریت کے درمیان وتر ہیں۔ پس جب مخلوق سے خالق کی طرف جائیں گے تو آخری وجود محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوگا اور جب خالق سے مخلوق کی طرف رجوع کریں گے تو اوّل وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوگا۔

خاتم النّبیین کے تیسرے معنی افضل النّبیین بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ خاتم الفتح الدا جب جمع مذکر سالم کی طرف مضاف ہو کر آئے تو اس کے معنی افضل کے ہوتے ہیں جیسے خاتم الشعراء کے معنی ہیں افضل الشعراء۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی انت خاتم الاولیاء کما انا خاتم الانبیاء یعنی اے علی تُو ولیوں کا خاتم ہے جیسے میں نبیوں کا خاتم ہوں۔ اِس حدیث میں خاتم الاولیاء کے یہ معنی نہیں کہ حضرت علی کے بعد کوئی ولی نہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ ولی تو ہوں گے لیکن علی جیسے نہ ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوت آپؐ پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی نبوّت سے باہر ہے بلکہ ہر ایک کو جو شرفِ مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہی کے فیض اور انہی کی وساطت سے ملتا ہے۔"

(تتمہ چشمۂ معرفت صفحہ ۹)

خلاصہ کلام یہ کہ جماعتِ احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین مانتی ہے اور اس لفظ کے ان تمام معانی کو قبول کرتی ہے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ظاہر ہوتی ہو اور جن کی تصدیق قرآن مجید، احادیثِ رسولؐ اور اقوالِ بزرگان سے ہوتی ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا حلفی بیان

"میں اس خدائے قہار و جبار۔ مالک مختار و معز۔ مذل محی اور ممیت کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میرا اور سب جماعتِ احمدیہ کا بحیثیت جماعت یہ عقیدہ ہے (اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کے خلاف کہتا ہے تو وہ مردود ہے) ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم افضل الرسل اور سید ولد آدم تھے، یہی تعلیم ہمیں بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے اور اسی پر ہم قائم ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے آپ کو جانتے ہیں اور سب عزتوں سے زیادہ اس عزت کو سمجھتے ہیں۔ بے شک ہم بانی سلسلہ احمدیہ کو خدا کا مامور اور مرسل اور دنیا کے لئے ہادی سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ عقیدہ کہ آپ کو جو کچھ ملا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کی شاگردی سے ملا تھا اور آپ کی بعثت کا مقصد صرف اسلام کی اشاعت اور قرآن کریم کی عظمت کا قیام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کو جاری کرنا تھا اور جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہے ؎

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمد است
وایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی ست
وایں آبِ من ز آبِ زلالِ محمد است

آپ جو نور دُنیا میں پھیلاتے تھے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کا ایک شعلہ تھا اور بس۔ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جُدا نہ تھے اور نہ ان کے مدِّ مقابل اور اسی طرح یہ کہ مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دُنیا کے دوسرے سب مقامات سے جن میں قادیان بھی شامل ہے افضل و اعلیٰ ہیں اور ہم احمدی بحیثیت جماعت ان دونوں مقامات کی گہری عزّت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور ان کی عزّت پر اپنی عزّت کو قربان کرتے ہیں اور آئندہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور مَیں خدائے واحد قہار کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اِس اعلان میں کوئی جھوٹ نہیں بول رہا۔ میرا دل سے یہی ایمان ہے اور اگر مَیں جھوٹ سے یا اخفاء یا دھوکہ سے کام لے رہا ہوں تو مَیں خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعا کرتا ہوں کہ

اے خدا! ایک جماعت کا امام ہونے کے لحاظ سے اس قسم کا دھوکہ دینا نہایت خطرناک فساد پیدا کر سکتا ہے۔ پس اگر مَیں نے اُوپر کا اعلان کرنے میں جھوٹ، دھوکے یا چالبازی سے کام لیا ہے تو مجھ پر اور میرے بیوی بچوں پر لعنت کر۔ لیکن اگر اے خدا مَیں نے یہ اعلان سچّے دل سے اور نیک نیّتی سے کیا ہے تو پھر اے میرے رب یہ جھوٹ جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی نسبت میری نسبت اور سب جماعتِ احمدیہ کی نسبت بولا جاتا ہے تو اس کے ازالہ کی خود ہی کوئی تدبیر کر اور اس ذلیل دشمن کو جو ایسا گندہ الزام ہم پر لگاتا ہے یا تو ہدایت دے یا پھر اسے ایسی سزا دے کہ وہ دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہو اور جماعتِ احمدیہ کو اس تکلیف کے بدلہ میں جو صرف سچائی کو قبول کرنے کی وجہ سے دی جاتی ہے عزّت کامیابی اور غیر معمولی نصرت عطا کر۔ تُو ارحم الراحمین ہے اور مظلوموں کی فریاد کو سُننے والا ہے۔ آمین ثم آمین"

(الفضل ۳ نومبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۱۶۲۴

میں عبدالرحمن ولد شیخ محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ پیشہ میڈیکل پریکٹیشنر عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۵۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ شیخ عبدالرحمن میڈیکل پریکٹیشنر کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر۔ شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔ گواہ شد:۔ عطاءاللہ ولد محمد بخش مرحوم صدر موصیان کنری پاک۔

مسل نمبر ۲۱۶۲۵

میں نصیر احمد شاد ولد چوہدری نواب دین صاحب قوم جٹ کوہاڑ پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نگر پارکر ضلع تھرپارکر۔ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۷۲/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ نصیر احمد شاد معلم وقف جدید۔ نگر پارکر ضلع تھرپارکر سندھ
گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔ گواہ شد:۔ گل محمد ولد بوٹے خان معلم وقف جدید نگر پارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۱۶۲۶

میں سیدہ امۃ الرحیم بیگم زوجہ سید عبدالحمید شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۲۵۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امۃ الرحیم بیگم زوجہ سید عبدالحمید شاہ صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ سید عبدالحمید شاہ ولد سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ

مسل نمبر ۲۱۶۲۷

میں سردار فضل عمر ڈوگر ولد سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب قوم ڈوگر پیشہ طالبعلم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کماس ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ ۔/۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ سردار فضل عمر ڈوگر۔ کماس براستہ رائے ونڈ۔ ضلع لاہور۔
گواہ شد:۔ فضل احمد ریٹائرڈ پی، ای، ایس محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ عبدالمحسن محمود ولد یعقوب احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۱۶۲۸

میں ناصرہ بنت صوبیدار فضل قادر صاحب اٹھوال قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) گھڑی کلائی مالیت ۔/۷۰ روپے
(۲) نقد مبلغ ۔/۳۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ ناصرہ بنت صوبیدار فضل قادر صاحب اٹھوال مکان 38/19 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد:۔ صوبیدار فضل قادر۔ اٹھوال۔ (والد موصیہ) ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد عثمان صدیقی مکان 49/17 محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ (صدر محلہ)

مسل نمبر ۲۱۶۲۹

میں امۃ اللطیف طاہرہ بنت چوہدری محمد طفیل خان مربی سابق معلم وقف جدید۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر کالونی کراچی حال لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔/۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۲۰ تولے وزنی:
مالیت ۔/۱۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ اللطیف طاہرہ بنت چوہدری محمد طفیل خان کراچی حال لائل پور۔ گواہ شد:۔ رانا محمد موسیٰ خان (برادر موصیہ) گواہ شد:۔ رانا محمد بشیر یحییٰ (برادر موصیہ)

مسل نمبر ۲۱۶۳۰

میں راشدہ نسرین بنت شیخ محب الرحمن صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ طالبعلم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ ۔/۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ راشدہ نسرین 45.A/9 دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ صوفی عبدالغفور کارکن وقف جدید وصیت نمبر ۱۴۳۸۵ گواہ شد:۔ شیخ محب الرحمن وصیت نمبر ۱۶۳۸۰ (والد موصیہ)

مسل نمبر ۲۱۶۳۱

میں عذرا شہناز بنت شیخ محب الرحمن صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ گھڑی کلائی ایک قیمت مبلغ ۔/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ عذرا شہناز 45.A/9 دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ صوفی عبدالغفور وصیت ۱۴۳۸۵ کارکن وقف جدید۔ ربوہ۔
گواہ شد:۔ شیخ محب الرحمن وصیت ۱۶۳۸۰ (والد موصیہ)

نیوماسکیٹو آئیل
کے چند قطرے بدن کے ننگے حصوں پر بستر پر لگاکر سوجائیے۔ رات بھر مچھر قریب نہیں پھٹکے گا۔ یہ نفیس آئیل داغ وغیرہ نہیں ڈالتا۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبر ۶۰۶ ، ۷۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید سے متعلقہ عہدیداران و احبابِ جماعت کی فوری توجہ کیلئے

وعدہ جات بھجوانے کی مقررہ تاریخ قریب آرہی ہے

وقفِ جدید کے وعدہ جات بھجوانے کے لئے مقررہ تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء قریب آرہی ہے لیکن کئی جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں تاحال موصول نہیں ہوئیں۔ یہ کام مقررہ تاریخ کے اندر مکمل ہو جانا چاہیئے کیونکہ اس کے بعد زیادہ تر توجہ وصولی کی طرف دی جاتی ہے۔ اس لئے اُمراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال و وقفِ جدید سے درخواست ہے کہ وہ اس کام کو معیّنہ تاریخ سے قبل ہی پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور کوشش فرمائیں کہ جماعت کا ہر فرد بچہ ہو یا بوڑھا اِس تحریک میں شامل ہو اور وعدہ جات کی مکمّل فہرستیں دفتر ہذا میں بروقت پہنچ جائیں۔

یہ امر ملحوظِ خاطر رہے کہ وقفِ جدید کا بجٹ امسال گذشتہ سال کی نسبت قریباً دوگنا ہے اس لئے وعدہ جات بھجواتے وقت اِس امر کا خیال رکھا جائے کہ گذشتہ سال کی نسبت آپ کی جماعت کے چندہ وقفِ جدید کی وصولی دوگنی ہو تا کہ معیّنہ بجٹ پورا ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ میں برکت ڈالے اور اپنے دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

تقریب نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۷۴ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ایس سی پرنسپل گورنمنٹ کالج صوابی صوبہ سرحد کی بچی عزیزہ قرۃ العین کا نکاح محترم سید حمید احمد صاحب۔ آف اسلام آباد کے ساتھ بیس ہزار روپیہ مہر پر پڑھا، فالحمد للہ۔ اسی روز لاہور میں رخصتانہ عمل میں آیا۔ شادی کے بعد دولہا اور دلہن دونوں عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ گئے اور عمرہ ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔ دلہن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مرزا غلام رسول صاحبؓ آف پشاور کی پوتی اور دولہا محترم ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب آف دہلی کے بیٹے ہیں۔ عزیزہ قرۃ العین کی والدہ محترمہ عارفہ بیگم محترم راجہ علی محمد صاحب سابق ناظر بیت المال کی بیٹی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کا باعث بنائے۔ آمین

خاکسار ملک سیف الرحمٰن۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

آل ربوہ سیر کا پانچواں مقابلہ

آل ربوہ [illegible] مقابلہ ۲۶ اپریل بروز جمعہ صبح چھ بجے سے آٹھ بجے تک منعقد ہوگا۔ سیر کے [illegible] اپنے اپنے حلقہ کے زعماء کرام کی وساطت سے دفتر ہذا میں بھجوائے جائیں۔ تمام [illegible] ۲ اپریل ۱۹۷۴ء کی شام تک آجانے چاہئیں۔

تمام صدر [illegible] صدر جماعت۔ زعماء انصار اللہ و خدام الاحمدیہ اور ناظمین اطفال الاحمدیہ سے درخواست [illegible] کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب کو اس مقابلہ میں شامل کریں۔ محلہ وار شمولیت کا جائزہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

(کنوینر مجلس صحت ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے خسر محترم چوہدری بشارت احمد صاحب گولڑیالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات دائیں ٹانگ میں شدید تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منظور احمد چوہدری فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

۱۰ فیصد سے زیادہ منافع

مختصر مدت کی سب سے زیادہ نفع بخش عوامی اسکیم

- منافع پر ٹیکس بھی نہیں لگتا۔
- سرٹیفکیٹ کے ساتھ لگے ہوئے کوپن دیجئے اور ہر چھ ماہ بعد منافع لے لیجئے۔
- آپ جب چاہیں انہیں آسانی سے بھنا سکتے ہیں۔
- ہر شخص پچاس ہزار روپے تک کے سرٹیفکیٹ خرید سکتا ہے۔

مستقل آمدنی کا بہترین ذریعہ

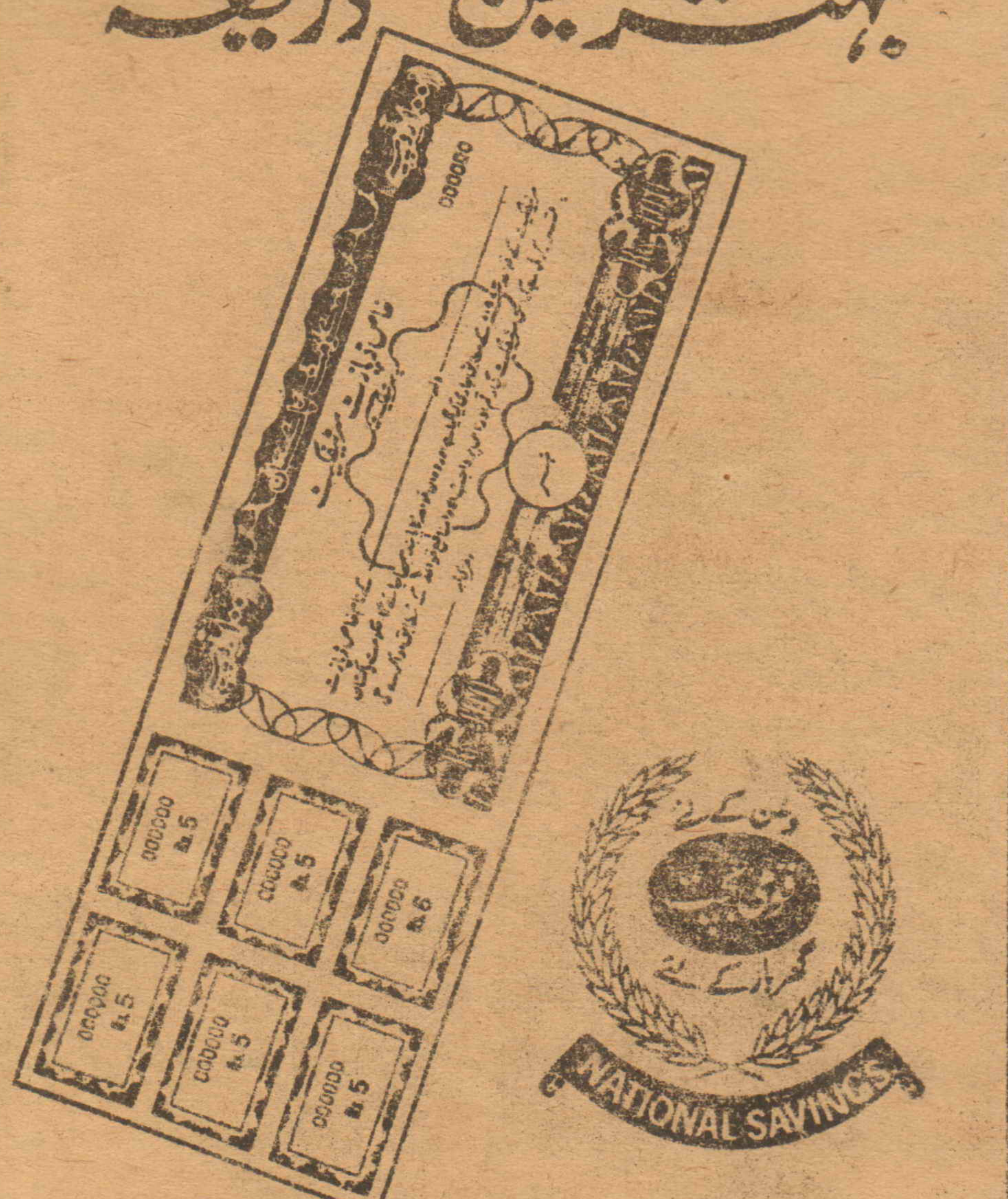

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے مرکزوں، ڈاکخانوں اور بینکوں سے خریدیئے۔

RICKSPIO — Adarts KDC-2/74